باب۔19

فکر و عمل

☆ وَالْعَصْرِ ۔ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۔ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۔

ترجمہ: زمانہ شاہد ہے۔ بے شک انسان نقصان میں ہے۔ مگر وہ لوگ نہیں جو ایمان رکھتے ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں۔(سورۃ العصر: آیت 1،2 اور آیت 3 کا حصہ)

☆ قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۔

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا، اے نوح! یہ (تمھارا بیٹا) تمھارے متعلقین میں سے نہیں۔ بے شک اس کے اعمال اچھے نہیں۔(سورۃ ھود: آیت 46 کا حصّہ)

اسلام اور قرآن کی تعلیم میں ہمیشہ غور و فکر اور تفکر کی ہدایت کی جاتی ہے۔ دوسرے مذاہب میں عقل و فہم سے کام نہیں لیا جاتا۔ استعارات یعنی metaphors اور similes سے حقیقت یا truth کی طرف راستہ نکالنے کا حکم نہیں دیا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ مکار پیشوایانِ مذاہب کے پنجہ سے نہیں نکلتے۔ صرف اسلام کی تعلیم میں تفکر سے کام لیا جاتا ہے۔ ہر آدمی غور و فکر کر کے بڑے بڑے مراتب تک پہنچ سکتا ہے۔ یہاں نہ ذات کا جھمیلا ہے نہ خاندان کی خصوصیت۔ جو کرے گا وہ پائے گا۔ اسلام کا راز فکر و عمل میں ہے۔ علم بغیر عمل کے وبال ہے اور عمل بغیر علم کے گمراہی و ضلال ہے۔

عملِ صالح کیا ہے؟۔۔۔ ہمارا ہر فعل، ہر عمل اللہ کے حکم کے تابع ہو۔ ہر شخص کے ساتھ اس کا عملِ صالح، اور عملِ صالح کے ساتھ اس کے نتائج و لوازم لگے رہتے ہیں۔ نہ انسان فنا ہوتا ہے نہ اس کے اعمال اور نہ اس کے نتائج۔ جیسا عمل ویسی جزا۔ اعمال اگر بے جان بھی ہوں تب بھی اس کا نتیجہ ضرور ظاہر ہو گا۔ جو شکر کھائے گا اس کا منہ میٹھا ہو گا، اور جو ایلوا چاٹے گا اس کا حلق ضرور کڑوا ہو گا۔ دنیوی نیک کاموں کا نتیجہ راحت ہے، آرام ہے، آبرو ہے، عزت ہے، حکومت ہے۔ جو دنیا کی طرف توجہ نہیں کرتا اور صرف آخرت اس کے پیشِ نظر ہے تو اس کے لیے اُخروی راحت ہے، جنت ہے۔ جو دین اور دنیا دونوں کے لحاظ سے مناسب کام اور

عملِ صالح کرتا ہے اس کا دین بھی اچھا ہے اور دنیا بھی اچھی۔ مسلمانو! دنیوی کاموں میں اگر درستگی کا لحاظ نہ رکھوگے تو تم کو آخرت تو ملے گی مگر دنیا خراب ہو جائے گی۔ اسلام میں رہبانیت اور جوگی پن نہیں ہے۔ مسلمان کے لیے دنیا اور آخرت دونوں ملے ہوئے ہیں۔ مسلمان کے پاس ہے، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ یعنی اے ہمارے رب! ہم کو دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی،(سورۃ البقرہ: آیت 201)۔

دنیا عالمِ اسباب ہے۔ اللہ نے عقل دی ہے، ہاتھ پیر دیئے ہیں۔ ان کو بے کار نہ سمجھو۔ اللہ نے جن اغراض کے لیے ان کو پیدا کیا ہے ان کا استعمال کرو۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ یعنی کہو کیا عالم اور جاہل دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ (سورۃ الزمر: آیت 9)، ہرگز نہیں۔ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ - وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ، آدمی کے لیے وہی ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ بے شک آدمی اپنی سعی اور کوشش کے نتیجے کو دیکھے گا، (سورۃ النجم: آیت 39،40)۔ جیسا کروگے، ویسا بھروگے۔ جیسا بوؤگے ویسا کاٹوگے۔

ایک بات اور یاد رکھو! عملِ صالح نہ رہنے کے سبب نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمھارا بیٹا تمھارے متعلقین میں سے نہیں ہے،(دیکھو سورۃ ھود کی آیات 45 تا 47)۔ لہٰذا اے پیرزادو! اے عالموں کے بچو! ماں باپ کے اچھے ہونے سے کوئی فائدہ نہیں۔ جب تک کہ ان کی چال پر نہ چلیں اور ان کی طرح عملِ صالح نہ کریں۔ افسوس کہ لوگوں کا سرمایۂ افتخار اب صرف بزرگ زادگی رہ گیا ہے۔ اپنے ناموں کے ساتھ سید، شاہ اور نہ جانے کیا کیا القاب لگاتے ہیں۔ اور عمل میں صفر۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ اب بزرگی باقی نہیں رہی، بزرگ زادگی ہے۔ روز بہ روز کاستگی (decline) ہے، تنزل ہے، تباہی ہے۔ دیکھو! اللہ کے فرمان، إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ کو یاد رکھو۔ اپنے بزرگوں کا نام اپنی بداعمالیوں سے بدنام نہ کرو۔ اگر تم خود اچھے کام کروگے تو تم اپنے بزرگوں سے ملا دیئے جاؤگے، أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ ،(سورۃ الطور: آیت 21)۔

باتوں سے کیا ہوتا ہے
عمل سے ساری عزت ہے
علم و عمل کی دنیا ہے
غفلت باعث ذلت ہے

{حوالہ تفسیر صدیقی - سورۃ الفاتحہ صفحہ 9 پارہ 1 صفحہ 35،49،،50 پارہ 12 صفحہ 31 تا 34 اور پارہ 30 صفحہ 172،173}